

## سوال نمبر ۱

جز الف:

### مشہور غیر اصولی کی اقسام:

اس کی کئی اقسام ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱ خاص طور پر: کے درمیان مشہور ہو

مثال: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث کہ بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم نے ایسا چیمہ رکوع میں قنوت پڑھی رعل اور کو ان۔

۲ جو محدثین، اہل علم اور عوام الناس کے درمیان مشہور ہو

مثال: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ

۳ وہ حدیث جو فقہاء کے درمیان مشہور ہو

مثال: ابغض الحلال الی اللہ الطلاق

۴ وہ حدیث جو اعلیٰ درجہ کے درمیان مشہور ہو

مثال: بنی پاک علی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری امت سے خلاف نہیں

اور جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا:

۵ وہ حدیث جو خوب لوگوں کے درمیان مشہور ہو:

مثال: نعم العبد عجب لولم یخف اللہ لم یحده

۶ وہ حدیث جو عام لوگوں کے درمیان مشہور ہو۔

مثال: جبرائیل کرنا شیطان کا کام ہے، العجل من الشیطان

جز ب:

### تین لعینیات:

المقاصد الحسنیۃ فی ما اشتهر علی الالسنۃ امام سخاوی علیہ الرحمۃ

کشف الخفاء و مزیل الامام عجلونی

تھمیز الخیب من الخبیث امام الشیبانی

دریغ



## سوانح 2

جز الف:

سقوط من الامتار:

حدیث کی سند سے کسی راوی کا گرجانا

لحسن فی الراوی:

راوی ... پھر جرح کرنا اور راوی کے بارے

میں اسکی عدم اکتفاء، ضبط، حفظ، یقین کے بارے کلام کرنا:

جز ب:

خبر کی جس قسم سے ان احادیث کا استعمال بلوچ سبب ہوتا ہے

لحسن فی الراوی حدیث کی قسم محدود ہے بلوچ سبب کے استعمال ہوتا ہے،  
اور سقوط عن الامتار

جز ج:

میزان الاعتدال:

اس کتاب میں جرح و تعدیل کا تذکرہ ہے

معنی کا نام: امام شمس الدین ذہبی

اس فن میں اور تصانیف:

1 التاریخ الکبیر للبغاری 2 الجرح والتعدیل ابن ابی حاتم

3 التہذیب التہذیب، 4 الکمال فی اسماء الرجال وغیرہ



## سورہ نمبر 3

جز الف:

جرح و تعدیل پر دلالت کرنے والے الفاظ:

1. فلان لیس الحدیث 2. فلان قویف
3. فلان لا یکتب حرثہ

جز ب:

جرح و تعدیل پر نہی کئی کتب کے نام مع اسناد مصنفین:

1. التاریخ الکبیر امام بخاری
2. البحر والقمر ابن ابی حاتم
3. الکامل فی الفقہ ابن عسری
4. میزان الاعتدال امام ذہبی
5. اللغات ابن حبان

جز ج:

ثقاہت کا اعلیٰ ترین مرتبہ

جس راوی میں عدالت، صداقت، تمام القیاس، اور حافظہ الزہد

جیسی تمام لغات موجود ہیں۔ کہیں یہ الفاظ ہیں انہیں النکاح اترتے ہیں

استعمال ہونے والے الفاظ:

الیہ راوی کے لیے ثقہ اور اوثق

کہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔



پرچہ اصول حدیث 2014 فہمی  
سوانح

جز ۱

حرکات:

تیسرے مصلح الحدیث:

مضی:

حدیث کی اصلاحات کو جاننے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے

مصلح صنف:

جز ۲:

اصول حدیث:

علم باصول وقواعد لیرف بہا احوال السنہ والمکتب

من حیث القبول والرد:

ایسے اصول وقواعد کا جاننا جن کے ذریعے قبول و رد کے لحاظ سے سنہ اور مکتب کے احوال جانے جائیں

موضوع:

السنہ والمکتب من حیث القبول والرد

قبول و رد کے لحاظ سے سنہ اور مکتب

غرض:

تیسرا ایچ من السقیم من الاحادیث

صحیح کو احادیث میں سے مکرر سے جو کرنا

جامع

ابن شہاب زہری



## سوال نمبر 5

جز 1

حدیث مرسل:

ما سقط من آخر اسنادہ راوی بعد التابعی  
جسکی سند کے اخیر سے تابعی کے بعد وارا راوی گرا دیو اس پر

معلق:

ما حذف من مبدأ اسنادہ راوی فائز علی التوالی  
جسکی سند کے شروع میں ایسا یا زیادہ راوی گئے ہوں ہوں  
لغات

غریب:

بایمان راویہ واحد فی جمیع الطبقات اذ بعضھا  
وہ حدیث جسکا راوی تمام لطیقات میں یا بعض میں ایسا ہو

عزیز:

بایمان راویہ اثنین فی جمیع الطبقات اذ بعضھا  
وہ حدیث جسکی راوی تمام لطیقات میں یا بعض میں دو ہوں

متواتر:

صارواہ عدد کثیر تحیل الحادۃ طواطم علی الکذب  
جسے بہت بڑی جماعت نے روایت کیا ہے اور ان تمام کا جوٹ پر اتفاق  
از روئے عادت محال ہو۔

صحیح لذاتہ:

ما انفصل سندہ بنقل القول القابل عن مثله الی صلتھاہ من غیر شذوذ و اعلیٰ

جسکی سند متصل ہے

منکر:

الحديث الذي في اسنادہ راوی فحش غلطہ اور کثرت غفلتہ اذ ظہر غلطہ

وہ حدیث جسکا سند راوی کا جسکی غلطیاں بہت زیادہ ہوں اور بے پرواہی بہت زیادہ ہو یا  
اسکا راوی بے پرواہی ہو



## سوانح

جز ۱  
تہ ۲

معنی لغت میں اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی سے  
قال عن، عن کا ماضی میں اور اصلاح میں راوی کا غلام عن غلام  
کہتا ہے۔

جز ۲

معنی کا متصل یا منقطع ہونا

۱ بعض نے کہا کہ یہ منقطع ہے حتیٰ کہ اسکا اتصال لما یرجئے  
اور یہ قول غیر معتبر ہے۔

قول صحیح :

یہ متصل ہے جند شروک کے ساتھ۔

۱ معنی صدر میں نہ ہو

۲ ممکن ہو معنی کا ملنا اس شخص کو جس سے اس نے عن کے ساتھ روایت کی

نثر المصنف : ثناء ثابت ہو

۱ یہ امام بخاری ابن جریر اور محققین کا قول ہے

۲ ثناء کے لئے ثابت ہو  
ثناء ممکن ہو کہ ہر زمان میں یہ ایک عام غیر خاص ہے



پرچہ اصول حدیث سالانہ ۱۴۱۶ھ

سوانح

مشہور:

الزی کان راویہ اکثر من اثنين

وہ حدیث جبکہ راویا دو سے زیادہ ہیں

صحیح لڑاتہ: ما نقل سنوہ بفقل القول الضابط عن مثله الى مثله من غير تشوؤ ولا غلا

وہ حدیث جبکہ سند متعلق ہو اور اسکو راوی حدیث نہ ہو اور اس

عارض۔ تام الفیل ہو اور وہ حدیث مشاذ بھی نہ ہو۔

منکر: الحدیث الذی فی اسنادہ راوی فحش غلطہ او کثرت غفلتہ۔ اور کچھ فسقہ

وہ حدیث جس کی سند کے کسی راوی میں غلطیاں فاشی اور علی الاعلان

ہوں

مفضل: ما سقط من اسنادہ اثنان فأثر علی التوالی

وہ حدیث جبکہ سند سے دو یا دو سے زیادہ راوی ماضی رہیں

جگہ سے گئے ہوتے ہیں۔

سوانح

حدیث قرسی: ما نقل النبا عن النبی صح اسنادہ ریاہ الی ربہ تعالیٰ

جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہم کلمہ منقول ہو اور آپ

اسکی ستر اللہ تعالیٰ کسی بیان کریں۔

الفاظ:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یرویہ عن ربہ عزوجل

قال اللہ تبارک و تعالیٰ فیما رواہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث قدسی اور قرآن میں فرق:

حدیث قدسی میں الفاظ رب تعالیٰ اور زبان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ قرآن میں



## سوال نمبر ۱

جز ۱

ترجمہ عبارت:

ترکیس لغت میں سامان کے عیب کو مشتری سے مخفی رکھنا اور اعلان میں عیب کو مخفی رکھنا اسناد کے اندر اور خوبصورت کر دینا اس کے لایکھ

وضاحت:

اس عبارت سے مصنف ترکیس کے لغوی اور اصطلاحی معنی کو بیان

کر رہے ہیں کہ ترکیس لغت میں سامان کا عیب چھپانا

اصطلاح میں سند کے اندر عیب کو مخفی رکھنا اور لحاظ سے سند کو خوبصورت بنا دینا

جز ۲

ترکیس کی اقسام:

اس کی دو قسمیں ہیں

1 ترکیس الاسناد 2 ترکیس الشیوخ

ترکیس الاسناد: ان پر وی الراوی عن قمر صحیح منہ عالم لیسع منہ من غیر الی یزکر اندہ سمیع منہ

راوی حدیث الیہ شخص سے روایت کرے جس سے اس

نے یہ حدیث سنی ہے لیکن اس روایت میں اسے سماع حاصل نہ ہوا اور سماع

کی تصریح بھی نہ کرے اس کی کوف نسبت بیان کرتے ہوئے

ترکیس الشیوخ: ان پر وی الراوی عن شیخ حدیثاً سمیعاً منہ

راوی اپنے شیخ سے حدیث روایت کرے جسے اس

نے سماع کیا ہو اور روایت کے وقت اپنے شیخ کا اسماء و معروف نام لیتا، نسبتاً

یا وصف بیان کرے جس کے ساتھ وہ نہ پہچانا جاسکے۔

ترکیس الاسناد اور ارسال مخفی و صاف:

راوی ارسال میں اس شیخ سے روایت کرتا ہے جس سے اس نے سنائی نہیں لیکن الفاظ

میں سماع کا وہم ضرور ہوتا ہے، جبکہ ارسال اس شیخ سے کچھ بھی نہیں سنتا صرف اسکا

ہم عصر ہوتا ہے یا ملاقات ہوتی ہے۔



یہ جہ اصول حریش  
سورج

: cheio

ما اتعل سندہ مرغوعا کان اومو قوفا  
 جسکی سند متعل میری یعنی کوئی راوی اگر ایسا نہ ہو۔

مضمون :

الذي روى بلفظة عن عن

وہ حدیث جو عن ابن عباس کے الفاظ میں مروی ہو اسے کہی جائے۔

صورتی: ما غیر سیاق اسنادہ ادا دخل فی متنہ ما لیس منہ بلا فصل  
جسک منہ اسنادہ ادا دخل فی متنہ ما لیس منہ بلا فصل

~~2/10/20~~

جز الف:

صحابی کی تعریف:

صحابی کی تعریف:

المسلم النبی رأى البی صلی اللہ علیہ وسلم اور انا البی ونا صلی اللہ علیہ وسلم  
وہ مکان جس میں نبی پالے گا یا در کج بنی یا در کج دیکھا ہو  
اور اس کے ساتھ ایمان و سچا

مخفف میں کے نام:

۱ ابو عثمان غنیؓ ۲ اسود بن یزید نخعی جو اہل عراقی  
منہج میں سے مراد: بحالی شاہ عبد حبیبؒ، ابو عبد اللہ غلامی

جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کافر جان بھی جایا اور رسلا لائے اور بیس چاکر کو دیکھا نہ ہو۔

جس قول کا حکم باقی غفر میں تا جہی ہیں کو بار و بعین میں

(۱) علم و کمال و جلال و شرف و عظمت و بزرگواری و

نوک



جزب

اسباب طعن:

1. غلطی غفلت، غلطی بیت کرنا، ثقات کی مخالفت کرنا
  2. دوسرے کرنا
  3. حافظہ کمزور ہونا
- سوال نمبر 3

جزب النفس:

ترجمہ:

مطلوبہ حریت جس میں <sup>افلاح</sup> ہو ایسی علت پر جو نقصان دہ ہو  
 اس لئے کہ میں باوجود اس کے کہ میں <sup>میں</sup> غلطی کرتا ہوں  
 علت ماہی:

بیت پر  
 سبب غنا <sup>حق</sup> حق قانع فی حق الحق  
 کہ سبب جو حق ہو نقصان دہ ہو حریت کی حریت میں  
 جزب:

علت معاصر کرنا، طرفی:

2. راوی کا مفرد اور تنہا ہونا، دوسرے راوی کی مخالفت  
 مستر میں موجود علت مع حقن کا مفاثر ہونا:

بی یا مستر میں علت کا ہونا

حقف کا سبب بنتی ہے مرسل میں

تفنیات:

1. کتاب اللک ابن صریح <sup>علی</sup> علی  
 2. الحدیث ابن ابی حاتم

جزب النفس کا مطلب ہے غلطی غفلت، غلطی بیت کرنا، ثقات کی مخالفت کرنا، دوسرے کرنا، حافظہ کمزور ہونا، اس لئے کہ میں باوجود اس کے کہ میں غلطی کرتا ہوں، علت ماہی، سبب غنا، حق حق قانع فی حق الحق، کہ سبب جو حق ہو نقصان دہ ہو حریت کی حریت میں، جزب، علت معاصر کرنا، طرفی، 2. راوی کا مفرد اور تنہا ہونا، دوسرے راوی کی مخالفت، مستر میں موجود علت مع حقن کا مفاثر ہونا، بی یا مستر میں علت کا ہونا، حقف کا سبب بنتی ہے مرسل میں، تفنیات، 1. کتاب اللک ابن صریح علی، 2. الحدیث ابن ابی حاتم



بہرے  
اعمال و تربیت  
سلاطین کا  
سوال نمبر ۱

جز ۱

خود راہ کا لغوی معنی : واضح اور اکتلا  
اعتدالی معنی : وہ تربیت ہے ایسا شخص روایت کرتے  
حکم : خود راہ علم لغوی کا فائدہ دیتی ہے یعنی ایسا علم جو خود راہ اور اعتدال  
پر موقوف ہو

جز ۲ :

قوت و دفع کے اعتبار سے خود راہ کی قسمیں :  
دو قسمیں ہیں

۱۔ خبر مقبول ۲۔ خبر مردود

خبر مقبول :

جس حدیث میں خبر دینے والے کے صدق کو ترجیح حاصل ہو

حکم : اس سے اعتدال اور اس پر عمل واجب ہے

خبر مردود :

جس حدیث میں خبر دینے والے کا صدق راجح نہ ہو

حکم : اس حدیث سے اعتدال نہیں کیا جاسکتا اور اس پر عمل بھی واجب نہیں ہے

سوال نمبر ۲

جز ۱

حسن کی تعریف میں محدثین کا اختلاف :

حسن کی تعریف میں محدثین

کا اختلاف ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ صحیح اور ضعیف کے درمیان ہے

دوسری وجہ یہ ہے کہ بعض حضرات نے اسکی دو قسمیں میں سے اسکی تعریف کی ہے



## فختار قول کی تصبیح :

ممکن ہے کہ حسن کی آنکھوں میں جو کہ بیان کردہ  
آنکھوں کے مقابلے میں گناہ ہے۔ معنی ہے کہ جو کہ فختار قول قرار دیا

جز ۲

حضرت قدس اور قرآن کے درمیان فرق کی دو صورتیں :

- ۱۔ عاقرآن پاک بقول حق رب تعالیٰ کی طرف سے ہے اور حضرت قدس کا معنی  
اللہ کی طرف سے ہے اور الفاظ میں پاک علیہ السلام کی طرف سے ہوتے ہیں۔
- ۲۔ قرآن پاک کی تلاوت بطور عبادت کی جاتی ہے اور حضرت قدس کی تلاوت  
بطور عبادت نہیں کی جاتی۔

۳۔ قرآن پاک کے ثبوت کا یہ کوثر شکر ہے اور حضرت قدس کے ثبوت کا یہ کوثر  
شکر و شہادت ہے (۲) قرآن و اللہ اسے احکام کا انبار ہے۔

## سوال ۳

جز ۱

حضرت صوفیہ کی لیجان کے کتبے :

- ۱۔ ۱۹ صفحہ و فتح کا اقرار کرے
- ۲۔ ۹ صفحہ کے اقرار کے قائم مقام کوئی چیز پائی جائے
- ۳۔ اس کی یہ کئی قرینہ پایا جائے کہ وہ حق ہے۔

جز ۲۔ فتح کی پانچ وجوہات :

- ۱۔ اللہ تعالیٰ کا قرب مقصود ہے۔ ۲۔ مذہب کی صمد و رہنما ہے
- ۳۔ اسلام پر حصہ کرنا ہے۔ ۴۔ فکر و تہمت کا قرب حاصل کرنا ہے
- ۵۔ شہرت مقصود ہے۔ ۶۔ کمائی اور حصول رزق کے لیے

جو کہ درجہ اول ہے۔ جو کہ درجہ اول ہے۔ جو کہ درجہ اول ہے۔



پرچہ

احوال و حریت

مفتی

جلالہ

سوانح

جز ۱

ترجمہ عبارت:

اور مناسب تہنیت کرنا ہے اس بات کی طرف جب تو اور میرا ہے  
 بجز رسد و آئے تو اس بار و ریت میں (قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوا) نہ کہ  
 بلکہ یوں کہ (روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوا)  
 اؤ بلغنا عندہ اور جو اس کے مشابہ الفاظ ہیں تاکہ یقین نہ ہو اس حدیث کی نسبت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جبکہ تو اس حدیث کے حقوق کو اپنی انتہا پر

جز ۲:

حریت کا لغوی معنی: جدید ضد القہر ہے

اصول الہی معنی:

ہو قول الرسول ففعلہ و توقیرہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا قول و فعل، تقالید کو حریت کہ جس

اثر کا لغوی معنی: کسی چیز میں جو باقی رہ جائے

اصول الہی معنی: اس بارے دو قول ہیں:

اثر حدیث کے مرادف ہیں اثر حدیث کا غیر مرادف

سوانح

جز ۱

حدیث کا لغوی معنی: عیب کو چھپانا

اصول الہی معنی:

افشاء عیب فی الاسناد و تحسین لثباتہ

سند کے اثر عیب کو محقق نہ کہنا اور لکھا کہ سند کو خوبصورت بنا دینا

جلالہ 27/9/78 - 27/9/78



ابن حجر عسقلانی

تدریس در علمین، بارے میں ملکی کتب

تدریس کے بارے میں: تحریف اہل التقذیبین لمراتب الموعوفین بالتدریس  
مولیٰ بارے میں: التبین لاسماء المولیین

جزیرہ حکم

بعض محدثین کے نزدیک تدریس ایسا قسم کی حرج ہے اور جس شخص کے  
بارے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ تدریس کرتا ہے تو اسکی روایت قبول نہیں کی جائے گی  
اور بعض کے نزدیک اسکی روایت قبول ہے  
جمہور محدثین اس خوف لگے ہیں کہ اسکی روایت کو قبول کیا جائے گا مگر وہ غیب  
تک اپنے سماع کی طرح نہ کرے  
مثلاً سمعت، افرضا، حدیثنا کے الفاظ جب نہ آئے  
تدریس کی پہچان کے طریقے:

تدریس دو باتوں میں سے ایک کے ساتھ پہچانی جاتی ہے  
مدرس خود مبتلا ہے مثلاً جب اس سے پوچھا جائے جس طرح ابن عیینہ کا طریقہ ہے  
اسی فقہانہ ائمہ و صاحبین میں سے کوئی اسلام اسے بنیاد پر و خلافت کر دے  
کہ وہ بحث تحقیق کی وجہ سے اسکی معرفت رکھتا ہے

سورۃ ۳

جز ۱: عبادہ کن علی بکر کیا جاتا ہے۔

۱ عبد اللہ بن عمر ۲ عبد اللہ بن عباس

۳ عبد اللہ بن زبیر ۴ عبد اللہ بن عمرو بن عاص

جز ۲: حاکم بن عیاض: حوزۃ ابوہریرہ رضی اللہ عنہا 5374 احادیث

حوزۃ ابن عمر رضی اللہ عنہما 2630 احادیث

حوزۃ انس بن حاکم رضی اللہ عنہ 2286

حوزۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 2210

حوزۃ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما 1540

حوزۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما 1660



پہرچہ سالانہ 2017 اصول و فہم

سوال نمبر 1

جز 1

مرسل کا مفہوم مضمون: چھوڑ دیا

اصول الایضی مضمون: ماستقلا من آخر اسنادہ را دی بعد التالی

جبکہ سند کے اخیر سے تالی کے بعد والا راوی گرا ہوا ہو۔

فقہاء و ائمہ اربعین کے نزدیک مرسل کی صورت:

ایک نزدیک مرسل عام ہے

اور ان کے نزدیک ہر قطع مرسل ہے انقطاع کسی بھی وجہ سے ہو

جز 2

مرسل کے حکم میں اقوال:

اجمالاً طور پر تین اقوال ہیں۔

1. نفعیت و مردودیت اگر حدیث میں کاہی مذہب ہے۔

2. ائمہ ثلاثہ اور علمائے اربعہ اور جماعت اس کا مخالفی ہے کہ حدیث مرسل صحیح ہے

حسن ہے بشرط حدیث ارسال کرنے والا ثقہ ہو اور ثقہ ہی سے روایت کرے

3. حدیث کو قبول کیا جائے گا مگر چند شرطوں کے ساتھ

1. مرسل کبار تابعین میں سے ہو۔

2. اگر اس کا نام ہے جس سے ارسال کیا تو وہ ثقہ ہو

3. دوسرے مخالف جب اس کا ساتھ مل کر روایت کریں تو ان کی مخالفت نہ کرے

4. اپنی مرسل دوسرے طریق سے مستخرج آئی ہو یہ امام شافعی کا مذہب ہے

سوال نمبر 2

جز 1 ترجمہ عبارت:

جب طعن کا سبب ثقات کی مخالفت ہو راوی میں

اور یہ ساتواں سبب ہے کہ اس کے نتیجے میں علوم حدیث کی پانچ قسمیں نکلی ہیں۔







سریج اصول حریج 17 اہل حق

سورہ 1

جز 1

حسن کا لغوی معنی: خوبصورتی

اصلاحی معنی: علم اور ایمان کا امتلاخ ہے

ظہار: جبکہ عجز مطلق ہو اور اس کے راوی مستہدو ہیں اور اس پر اکثر حدیث کا دار و مدار ہے اور اس کو اکثر علمی انقباض قبول کیا گیا ہے عام فقہانہ اس پر عمل کیا ہو  
ترجمہ: یہ حدیث سے روایت کیا جائے اور اس کی سند میں ایسا راوی نہ ہو جس پر  
جھوٹ کی شک ہے: یہ حدیث شاذ بھی نہ ہو اور وہ اسی طرح برکت و طوق سے محرومی ہو  
ابن حجر: جب خبر و امر عادل یا مایعہ لای نقول کرے اور سند متصل ہو  
تو حدیث متصل اور شاذ بھی نہ ہو تو یہ صحیح لہذا یہ اور اگر قبضہ میں کسی ہو تو  
یہ حسن لہذا یہ

حسن کا حکم:

استدلال کے اعتبار سے حدیث صحیح کی طرح ہے اگرچہ قوت میں  
اس سے کم ہے نیز فقہاء نے اس سے استدلال کیا اور اس پر عمل کیا  
حسن کا مرتبہ: دو مرتبہ ہیں

1. اعلیٰ مرتبہ: عزت پرزین حکم اپنے والد سے وہ اپنے والد سے

اسی طرح عروہ بن شعیب اپنے والد سے اور عروہ اپنے والد سے

2. حدیث حسن جنہل تحسین و تخفیف میں اختلاف ہے جس طرح خارج ہیں

عبد اللہ کی روایت

سورہ 1

جز 1

مختلف بالاقرائن کا حکم:

یہ روایت اخبار آحاد کی کسی بھی مقبول حدیث

سے راجع ہوتی ہے اگر ایسی خبر مقبول جس میں قرائن پائے جاتے ہیں



کاتخارفی ہوئے دیگر اخبار مقبول سے کہ جس میں قرآن یا نہ جانے ہیں وہ مقبول ہوگی

مختلف بالحوالی کی اقسام:

اسکی کئی انواع ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

1۔ جس خبر مقبول کو شیخ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہو تو جب تک خبر کو اکثر کو نہ پہنچے وہ قرآن میں گھری ہوئی ہے۔

2۔ جب حدیث مشہورہ کئی طرح ایسا دوسرے سے مختلف ہوں اور وہ عام اور اویوں کے فحش اور علل سے خالی ہوں۔

3۔ وہ خبر جسکو مسلسل ایسے ائمہ نقل کریں جو حفظ و ارتقان سے موصوفی ہیں یعنی وہ حدیث غریب نہ ہو۔

سوال نمبر 3

جزا! ترجمہ عبارت:

اسکے راویوں کے فحش کم اور زیادہ ہونے کی وجہ سے

اسکی فحش میں تفاوت ہوتا ہے جسکو صحیح میں تفاوت ہوتا ہے پس کئی حدیث فحش

اور زیادہ فحش ہوتی ہے اور بعض کمزور ترین کچھ ضعیف ہوتی ہیں

اور اسکی بہترین قسم مرفوعہ حدیث ہے۔

حدیث فحش کا لغوی معنی: یہ قوی کی غنہ ہے اور یہاں فحش مضمون مراد ہے

اعمال لاجی معنی: جس میں حدیث حسن کی لغات جمع نہ ہوں کیونکہ اس

میں شراکاء حسن میں سے کئی شرط موقوفہ ہوتی ہے۔

حدیث فحش کو ردائیت کرنے کا حکم:

ائمہ محدثین اور دوسرے قزاق کے نزدیک فحش احادیث اور جن اسناد میں آئیں انکا فحش

بیان نہیں ہوتا اور روایت جائز ہے بخلاف مرفوعہ احادیث کہ انکا روایت جائز نہیں البتہ انکا مرفوعہ ہونا بیان کا جملہ

دوسرے محرمات کے ساتھ روایت کر سکتے ہیں۔

1۔ یہ حدیث حقاہ کے متعلق نہ ہو جسے اللہ تعالیٰ کی لغات

2۔ حالہ و حال سے متعلق احکام شرعیہ کے بیان میں نہ ہو۔



## عمل کا حکم:

اس پر عمل کرنے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

جمہور علماء کا منہ یہ ہے کہ غفائیل و عمال میں اس پر تین شرائط کا ساتھ  
عمل کیا جاسکتا ہے ان شرائط کو رہن چرنے و رنج کرنا ہے۔

1. عفو زیادہ شدید نہ ہو۔

2. حدیث ایسے قوالہ کا تحت ہو جن پر عمل کیا جاتا ہے

3. عمل کرنے وقت اس کے ثبوت کا عقیدہ نہ رکھے بلکہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ رکھے۔



پہرہ: اصول فریت سال ۲۰۱۸

سوال نمبر ۱

جزء الف:

خبر مقولہ انوکھی معنی: لگاتار مسلسل شے کا واقعہ ہونا

۱۔ اصول معنی:

مارعہ عدد لیکر تحلیل العادة تو اطمینان علی الکذب

اقسام: ۲ ہیں ۱ لفظی ۲ معنوی

جزء ب

خبر مقولہ انوکھی معنی:

۱۔ کثرت تعداد و رویت کرے (کثرت کی کم سے کم تعداد ۱۰ ہے)

۲۔ یہ کثرت ہر لحاظ میں موجود ہو

۳۔ رائیوں کا جھوٹ پر صاف ہونا محال ہو

۴۔ خبر کی انتہائی حس سے تعلق رکھے

سوال نمبر ۲

جزء الف:

ترجمہ عبارت:

تقسیم ہوئی ۲ مقبول اپنے مراتب کے لحاظ سے دو بنیادی

قسموں میں صحیح اور حسن ان میں سے ہر ایک کی پھر دو دو قسمیں ہیں

صحیح لذاتہ - صحیح لغزہ تو اس طرح ۱ تھا، مقبول کی چار قسمیں ہوئیں

اقسام اربعہ کے نام:

۱۔ صحیح لذاتہ ۲۔ صحیح لغزہ

۳۔ حسن لذاتہ ۴۔ حسن لغزہ



جزء: ب

اصح الاسانید کے بارے میں اقوال:

مختار بات یہ ہے کہ کسی سند کے بارے میں قلمی طور پر نہیں لکھا جاسکتا  
کہ یہ اصح الاسانید ہے، کیونکہ شراط و مراتب کے لحاظ سے سب میں فرق ہے،  
اصح الاسانید کے بارے میں کثیر اقوال:

1۔ زہب الداہدین عن ابیہ (امام حسین) عن جبرہ (علی المرتضیٰ)

2۔ صالح عن ناخع عن ابن عمر

3۔ زہری عن سالم عن عبد اللہ بن عمر

4۔ اعجمی عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود

5۔ سیرین عن عبیدہ بن الجراح عن علی

سور الجرح

جزء: الفاء

ترجم عبارت:

ناسخ کو منسوخ سے پہچان کر جڑا کرنا یہ ایسا فن ہے

جو ہم سے مشکل ہے نہ پہی نے لکھا فقہاء کو اس بات نے عاجز کر دیا کہ وہ ناسخ حریش

کو منسوخ سے پہچان کر جڑا کر دیں

نسخ کا لغوی معنی: بدل دینا، ذرا ٹکڑا کرنا

اصطلاحی معنی: تخر حکم الی حکم آخر، ایسا حکم دوسرے حکم کے ذریعہ ختم کر دینا

جزء: ب

وہ امور جن سے ناسخ منسوخ کی پہچان ہوتی ہے،

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود تصریح فرمادیں، کنت نھیتم عن زیارة القبور فسرودھا

صحابی تصریح کر دے جسے عزت جابر رضی اللہ عنہما قول، کان آخر الامرین من رسول اللہ ترون الوفود مجاہدت النار

تاریخ کی پہچان سے جسے شراہین اور اس کی روایت افضل الحاج و المہجم

درالمت اجماع سے جسے من شرب الخمر فاجلہ وہ فان عادی الرابضة فاقتلہ

یہ حدیث عزت عبد اللہ بن عباس کی اس روایت سے منسوخ ہے ان ابی ا قتیم و هو حمزہ ہاشمی



# سوال نمبر ۲ اصول حدیث فصل ۲۰۸ سوال نمبر ۲

جز الف:

حدیث کا لغوی معنی: جدید خبر  
 حدیث کا اصطلاحی معنی: قول الرسول و فعلہ و تقریرہ  
 بنی یار علی اللہ علیہ وسلم قول، فعل، اقوال و تقریر حدیث کہ ہیں  
 حدیث اور خبر میں فرق:

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حدیث بنی یار علی اللہ علیہ وسلم کے  
 اقوال، افعال، اور اقوال پر سے منسوب روایتوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ خبر بادشاہوں  
 کی تاریخ اور رائے صافی کے و روایات کے ساتھ  
 اسی وجہ سے حدیث کے ساتھ اشتغال رکھنے والے کو محدث اور تاریخ کے ساتھ مشغول  
 ہونے والے کو اخباری کہا جاتا ہے۔

جز ب:

خبر مشہور:

انہی کان راویدہ انہ من انہن

۷۰ حدیث جبکہ راوی دوست زائر ہیں

مثال: المسلم من سلم المسلمون من لسانہ و یدہ

سوال نمبر ۲

جز الف:

ترجمہ عبارت:

لایتم ہر کسی کے غریب عقائد و کلام سے دو قسموں کی طرف

غریب مطلق، غریب نسبی



ثانی

غریب مکتوب :

ماكانت القرابة في اول سنه

بل انما غرابت شروع سنه الدراهم

مثال : انما الاعمال بالنيات

غریب نسبی :

ماكانت القرابة فيه في انذار السنه

حينما غرابت سنه در میان میں ہو

مثال : ان ابني دخل مكة وعلى رأسه المخفر

جز : ب :

حدیث صحیح :

ما اتعمل سنه بنقل العمل الفلانی عن مثله الی مثله من غرض و ذوالا غلہ

وہ حدیث جسکی سنہ متعطل ہو اور اسکو روایت کرنے والا راوی اعادہ تمام القبول ہو

اور وہ حدیث شاذ بھی نہ ہو

حدیث صحیح کی شرائط :

سنہ متعطل ہو یعنی کوئی راوی گرا ہو اور

تمام راوی اعادہ ہوں      تمام راوی قطا ہو ہوں

یہ منکرہ و مشکوک شروع سنہ سے آخر تک ہر طبقہ میں پال جائیں

حدیث میں شذوذ نہ ہو      حدیث میں علت قادمہ جہا سے ضعف پیدا ہو تا ہو

سوال 3

جز الف : مدرس : افتاد عیب فی الاسناد و تحسین للحاکم

سنہ اندر عیب کی تحقیق رکھنا اور اس کی محالہ کی خود کجی نہ ہونا

مطلوبہ : ماضی میں مبدؤ اسنادہ راو قاض علی التوال وہ حدیث جسکی شروع میں ایسا یا زیادہ راوی گرا ہو ہوں

مدرس : ماضیہ اللہ فی الفا لما رواہ الققیف : بلکہ تو روایت کرے فقہ کی روایت کردہ کی مخالفت

شاذ : ماضیہ فی الفا لما رواہ الثقات : جسکی روایت میں ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ کی مخالفت کرے

ضعیف : عند التوی : مالم یجمع حقة الحسن بقدر شرط حسن بشرط



پرچہ اصول حدیث سالانہ 2019

سوال نمبر 1

جز الف: یہ گزشتہ چکائی

جز ب:

منبر:

وہ کتاب حدیث جس میں ترتیب صحابہ سے احادیث جمع کی گئی ہوں جسے منبر اصنام الدین قبیل

حافظ:

وہ کتاب جس میں احادیث متفقہ و مستوفیٰ اور صحیح روایات کے احوال

در حد و تدبیر حفظ کیوں

سوال نمبر 2

جز الف:

ترجمہ عبارت:

جبکہ منبر متصل پر عادل ثقل کرنے والے ہوں

اپنے جیسے سے انتہا تک تشدد و علت نہ ہو۔

حسن لفظ:

الحدیث الیچ النزی وقع فیہ فحۃ الفیل:

وہ حدیث الیچ جس میں فحۃ فیل و الاصل ہو۔

جز ب:

ترتیب کی اقسام: 2 اقسام ہیں یہ گزشتہ چکائی۔



### سوال نمبر 3

جز الف :

کریم مبارک :

راوی میں اسباب لخص درج ذیل ہیں ان میں سے پانچ

ایسی ہیں جنکا تعلق عدالت سے ہے اور پانچ ایسے ہیں جنکا تعلق قبلہ سے ہے،

عدالت سے متعلق :

1 جھوٹ، 2 جھوٹ کی تہمت، 3 فسق، 4 بدعت، 5 جماعت

قبلہ سے متعلق :

1 فحش غلط، 2 سوء حفظ، 3 غفلت، 4 کثرت اوہام، 5 مخالفت تقاضات

جز ب :

حریث صوفیہ :

وہ جھوٹ جو گھٹا کر خود بنا کر بنی پائوں کے حرف منسوب کیا جائے،

حریث صوفیہ کی پہچان کے طریقے :

1 و رفع و فتح کا اقرار کرنے

2 و رفع کے اقرار کے قائم مقام کوئی چیز پائی جائے

3 راوی میں کوئی قرینہ پایا جائے

اللہ اعلم